اللہ عنہ کی بہت شان بیان کی ہے۔ یہ ہمارے لئے حضرت معاویہ کی فضیلت و صحابیت کے لئے دلیل نہیں۔ وہ اس اور اس جیسی ہزار دلیلوں کے بغیر بھی جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ اس لئے بیان کیا کہ اکثر بریلوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بہ عزت نام لینے سے گھبراتے اور کتراتے ہیں.......

مولانا سید ابوذر بخاری نظم و نثر، تقریر و تحریر میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ چھے سات گھنٹے کسی خالص علمی موضوع پر مربوط مدلل تقریر کر لینا آپ کے لیے بہت آسان تھا۔ بوجوہ تحریری کام کم کر سکے، نظم، نعت، منقبت میں بھی کمال حاصل تھا ان کے فنی اور ادبی محاسن سے ان کی قادر الکلامی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے شہدائے بالاکوٹ پر ایک طویل نظم لکھی۔ جس میں شہدائے بالاکوٹ کو عجیب بلیغ انداز میں خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ یہ نظم اُن کی شعری کاوشوں کا شاہکار ہے

ذہن میں اور بہت سی باتیں آ رہی ہیں ان شاء اللہ پھر کسی فرصت میں عرض کروں گا۔

ماہنامہ الرشید لاہور (نومبر ۱۹۹۵ء)

سید ابوذر بخاری

لوامع الکلم

غرور عقل ہوگا اب شناسا عشق منزل سے
جہاں میں انقلاب آئے گا میرے عزم کامل سے

بجے گا ساز شوق اب زخمہ شور جلاجل سے
چمکنے کو ہے مطلع خندہ برق صیاقل سے

لپکنے کو ہے شعلہ اب فغاں قلب مسائل سے
دہکنے کو ہے فردوس بغاوت نالہ دل سے

ابل جائیں گے دریا اور گونجیں گے دمن صحراء
جبل دھکیں گے اب ہنگامہ رزم و مقاتل سے

چٹکنے کو ہے غنچہ اب تو اذعان حقائق کا
مہکنے کو ہے گلزار جہاں بوئے فضائل سے

بنے گا ذرہ ذرہ قیس عامر دست الفت کا
ابھی جھانکے گی لیلی طلب گرد قوافل سے

کنارے آ لگے گی کشتی امید لمحوں میں
اگرچہ اٹھ رہی ہے موج طوفاں کنج ساحل سے

وہ ابھرا جزم راسخ عزم کامل شوق پائندہ
زمام اختیار اب چھین لی جائے گی باطل سے

فقط اب آپ کی نظر عنایت چاہیئے ہم کو
بدل جائے گا نظم بزم ہستی رقص بسمل سے

دل رنگیں اداء دیوانہ خیرالبشر دارم
بیادش چشم گل فشاں شام و سحر دارم